

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# خیر الکلام

فی مدح

## سید الانام

علیہ الصلوٰۃ والسلام

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز مکی نمبر 7 بشیر کالونی سرگودھا

0300-6004816-048-3215204-0303-7931327



خود کو دیکھ رہے ہیں، جنہاں ہاتھ چھو رہا ہے اور اسے کلام کا کام ہے اور اس سے واسطہ مل رہا ہے اس کا نام ہے واسطہ مل رہا ہے ایک طرف کے نام کے ذریعے واسطہ مل رہا ہے۔ اسی طرح لفظ (ECHO) اس طرح سے کہنا کہ اس واسطہ مل رہا ہے۔

بعض نعت گوئیوں میں ایسی نعت کے دو یا ان لوگوں کو بھی گھڑا ہونے کو کہتے ہیں اور بھی جڑے جاسکے کہ۔ کبھی ایک ہاتھ گھڑا کر دیتے ہیں اور کبھی دونوں ہاتھ۔ کبھی دونوں ہاتھ گھڑے کرنا کہ ہاتھ لہرانے کا حکم دیتے ہیں۔ انکی کاغذ میں بعض نعتیں ایک طرف اور کبھی کبھی بائیں صوفی ہیں اور دوسرے دائیں ہاتھ مردوں کے سر پر اٹھا کر لہرائی ہیں تو نہایت شرمناک محظوظ دیکھنے والا تھا۔

بعض لوگ مشکل نصیب میں احوال دار نہ بنے کہ جاتے ہیں۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ السلام فرماتے ہیں: شراب و  
اور طریقت میں دھنیں کا کوئی ثبوت نہیں اور شراب کا نہیں ہے کسی ایک نے بھی اس کو پتہ نہیں فرمایا اور حال ہے کہ بزرگ لوگ  
اسی حرکت کریں (کشف المحجوب صفحہ ۶۷) کہ اگر کسی صوفی سے دھنیں ثبوت ہوگی جاتے تو احوال کی مخالفت کی وجہ سے  
وہ قابل حال و مضطرب اور وہ بے حصول ہوگا کہ احوال پر دھنیں میں ترتیب اور دم پایا جاتا ہے۔ یہ دم ضمیر حال کو نہیں بلکہ  
ہوش اور فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ فطرتی دلی و ضمیر پر سرعام ہیں اور دھنیں کا کوئی ثبوت تو ان کو نہیں ہوگا اور دھنیں میں فتنہ پھیلنے کا باعث  
ہو جاتا ہے۔ اس زمانے کے بعض نام نہاد قائل خود انہیں صوفیاء کے دھنیں کو غلط معلوم کر پتا کرنا بھی کو فراموش آدمی کے لہذا  
وقت کی ضرورت پر غور رکھنے والوں کو چاہیے کہ اس حرکت سے خود بھی باز رہیں اور دوسروں کو بھی باز رکھیں۔ اگر تم کسی کو غلط  
سے مغلوب الال نہیں بنا سکتے تو اس سے چاروں کو بچا کر گزیر دینی کا حال وارد کرنے کی بیوقوفی کا پیش سے باز رہو۔

نصرت عثمانی کے ساتھ کسی عالم یا اہل علم سے تقریر ضرور کروائی جائے تاکہ تمام اور نصرت عثمان سب کی اصلاح ہو سکے۔ آج سے چند سال قبل تک اسی طرح ہوا کرتا تھا مگر ایک نامساعد اور غلطی لبرل طبیب نے اپنی تفریح کے وقت مشفق ہونے والی حاملہ عیار میں کھڑے خطابات کو سنا اور کہنے لگا کہ اس سے تقریر نکال دیں۔ اس سے تو لوگ انکار کا ایک جلیقہ فرمایا ہو گیا۔ اب بکھرے ہوئے بعض دہلیا دار یعنی صورتوں یا اہل کی فریض سے اچھے طور پر غفلت نصرت کو شروع ہو چکے ہیں۔ ایسی غفلتوں میں عام طور پر غریب سے ہوئے نصرت عثمان آتے ہیں اور کسی عالم سے تقریر نہیں کرائی جاتی تاکہ یہ لوگ اپنی مرضی سے وہاں بار نکھیں اور کوئی سمجھانے لڑکے وہاں موجود نہ ہوں۔ اگر انھیں کسی عالم روئے کو بلا ہی لیا جائے تو اس کی تقریر سب سے آخر میں رکھی جاتی ہے۔ اس وقت تمام تھک چکے ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ کھٹکا شروع ہو جاتے ہیں اور نصرت عثمان حضرات سے تو کسی عالم کی تقریر سننے کی تاویل ہی مطلب ہو جاتی ہے۔ وہ نصرت پڑھنے کے لئے براہ چمکے سے جوتے اٹھا کر اٹھ جاتے ہیں۔ جب کہ بعض نصرت عثمان عید ہوتے ہیں، پانے والوں کو بھی اس بات کی خبر نہیں ہوتی اور تمام کی تو بلا جاتے۔ ایسے نصرت عثمانوں کو کسی آئی عالم کی تقریر سننے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

ان باتوں کی اصلاح ہو جائے تو نصرتِ حقانی ہا شریک، پسندیدہ اور ہے۔ جاننا دعا ہے کہ اللہ کریم عمل شانہ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے اور احکامِ نبوت کے ساتھ نصرتِ حق سے کی باتوں میں مل کر مانے۔ اللہ پاک ہر کسے اس شخص کو جس نے

دوست کھانے اور پانی لے لیا، اس کے مقابلے پر شریعت کے قواعد کوڑ پیچ دی۔

## آٹھ زبانوں میں نعتیں

### عربی نعت

جزی اللہ عنہ انبیاء الکرام	خیر ایش علیہ السلام و اولادہم
اشهد ان لا اله الا انت	خیر ایش علیہ السلام و اولادہم
طہمکی الطاهر و الہدیہ الیہ	علی الانس و الجن لطف غیبہم
صلو علیکم طہمکی طہمکی	طہمکی لطف غیبہم
صلو علیکم طہمکی طہمکی	طہمکی لطف غیبہم
صلو علیکم طہمکی طہمکی	طہمکی لطف غیبہم
صلو علیکم طہمکی طہمکی	طہمکی لطف غیبہم
صلو علیکم طہمکی طہمکی	طہمکی لطف غیبہم
صلو علیکم طہمکی طہمکی	طہمکی لطف غیبہم
صلو علیکم طہمکی طہمکی	طہمکی لطف غیبہم

### فارسی نعت

درود و سلام و ثنا ہے محمد	بہر وقت و در و دعا ہے محمد
قرآن مجید المودود لیکن	محمد لقب طہمکی برا ہے محمد
عہاں از مانی مدیہ بخاری	کہ کس نے خدا جل و ہا ہے محمد
نہ کتہ صوب خدا از ہواش	کلام خدا شد صد اے محمد
بہر طہمکی او شد کلام الہی	دل و جاں خدا ہے ادا ہے محمد
مناجیح ہل و تراشی بدستش	عطا ہے خدا شد عطا ہے محمد
و لوالہم فردہ کا مرانی	عطا ہے خدا شد عطا ہے محمد
بہ نصیحت کس کا کہ تفریق سازد	ولا ہے خدا شد ولا ہے محمد

رہے قاتل مرہو پنہم عاشق کاکا کن کا خاک پائے محمد

### پشتوار دلفت شریف

پشتو:	دشمن مصطفیٰ حرام کارما گوتی	دین دودنیا دواڑا ہے کارما گوتی
ترجمہ:	سوچنے والی کی شان کا انکار نہ کرنا	دین دودنیا دونوں کو بے کار نہ کرنا
پشتو:	ماشتاق نہ پالھہ ایا آخرت کے لفظ	ہم دلد دنیا کے سوا غرارما گوتی
ترجمہ:	عاشقوں کا اس جہاں میں عشق دینا سے لگا	نیز ان کو اس دنیا میں غرار نہ کرنا
پشتو:	یا رسول اللہ مدد لگ سہارا اور گوتی	کہ مجاز سے یا نبی کارما گوتی
ترجمہ:	یا رسول اللہ سہارا مانگا ہے قاتل	کبھی اسے چھاپھرے دلد ار نہ کرنا





## His Highness The Greatest Prophet

SEE IN SUN AND SEE IN LIGHT

WHO IS GREAT IS ALLAH THEN MY PROPHET

WRONG NONE IS GREATER IN MY SIGHT.

HE IS NEVER SON OF ALLAH AND WHO

EVEN THEN YOU SEE HIS HEIGHT. IS RIGHT.

ALWAYS ALLAH HELPS MUHAMMAD

FIGHT WITH HIM IF YOU CAN FIGHT.

MIDST OF TEN THOUSANDS OF SAINTS

IN HIS RIGHT HAND FLAMING LIGHT.

LIVE IN LOVE AND DIE IN LOVE

YOU WILL SEE THAT END IS BRIGHT.

FOR HIS UMMA AFTER HIM

HAS BEEN WEeping DAY AND NIGHT.

NO BODY CAN BEAT MUHAMMAD

TAKE IT GRANTED BLACK AND WHITE.

ONLY ALLAH CAN ASSESS HIM

O,QASMI YOU SHOULD BE QUIET.

☆.....☆.....☆

---

## انگریزی نعت کا ترجمہ

کون ہے حق پر کسی کی خطا      وہ پ ہلا کر دیکھ ذرا  
 میرا کبیر سب سے بڑا ہے      ایک خدا ہے اُس سے بڑا  
 وہ ابن اللہ نہیں بلکہ بھی      دیکھ بندہ کی دیکھ غلی  
 رب ہے جانب دار محمد      صحت ہے توڑ کے دکھا  
 لاکھوں قدسیوں میں وہ آیا      سیدھے ہاتھ میں نور عبادی  
 خلق میں پیچھے مرنے والا      آخر بازی جیت گیا  
 قافلہ میں دوڑتے روئے      اُمت اُمت کرتا رہا  
 کون ہے اُس کا بڑا مقابل      خود وہ رب نے لگا روایا  
 اللہ ہی جانے جان نبی کی      نہیں کرنا کتنی پُپ کر جا



## سرائیکی زبان میں کلام

بطن او جدا او دیار گل چالو جدا او دیار

سمیاں دھندیاں دا بناڑ مطیع او دیار

آؤ طہاں تے دے ماہیا روز آؤ نکاں دے ماہیا

مورٹنوں جدا او دیار گل چالو جدا او دیار

ساٹھا اڑھے کوچے سے سیکہ یاں جھرتا لہے

تاں سمجھ او دیار گل چالو جدا او دیار

بھان دور بھان لوں قحی مجھ رکھاں لوں

آں مطیع او دیار گل چالو جدا او دیار

اڈا سا حمل کھائی حید یاں مار کھائی

رحم کر جدا او دیار گل چالو جدا او دیار

پنگی ماڑی پی صیدی بھان کائن صیدی

صاف کر جدا او دیار گل چالو جدا او دیار

نئی دو کلام رسولہ طر دو کلام رسولہ

نغمہ منہاد اودیا ر گل چاہو چہاد اودیا ر

☆.....☆ ☆.....☆

## اردو نعشیں

(۱)

میر محمد کے جا ای اسم اعظم کا چہ کے جا  
 دغا فردینے شہر جانے والے میر انجی سلام بہت لے جا  
 جڑ دکا بہت سے ہو کر نکالی تو جام بہت اٹھا کر ہے جا  
 جلتی جہنم کو جیڑا پلندے پلندے قتل سے آنسو بہا کر ہے جا  
 ذرا ہی بھی غفلت سے مر جانا بھڑ مگر صفت احمد میں بے شک ہے جا  
 گئی حیرا آباد عمر عداوت سندھ سے نظروں مجھے بھی دے جا  
 مرے تن سے رو بہا محمد علی انجی کرم کا حتیٰ کہ ہے جا

(۲)

ہواک حبس سے بڑھ کر حسن و جمال حیرا ہواک نبی نے ماتا فضل و کمال حیرا  
 حیرا کرے تھی تھی بہاوری ہے رحمت ہمارے ہمارے پیش و جمال حیرا  
 حق کے لیے نکل کر حیرا سوار ہونا لایا جب کر شے دست کمال حیرا  
 ہر فن ہاشمی مہر و زہر نگین حیرے اسے جڑ حیروں والے دنیا حال حیرا  
 حق آ کیا ہے باطل جڑ سے اکھاڑا لایا لہر ہا ہے جھڑا اب لا زوال حیرا  
 صدق و سفا کے نامی اعلیٰ جمال والے ہاتھ حیرا منظر حیرا جمال حیرا

تج سے مگر زیادہ نیچے لہاں حیرا      خوشبو پہنچا رہا ہے ہے مثال حیرا  
 شاہزادیاں ہیں میرے شاہی گل کی مدھن      شاہزادوں کی جلی اعلیٰ دمیال حیرا  
 حیرے کرم کو ترسیں ہاں وہ جلال والے      شاہ و گدا پہ شاہا طبعیہ حال حیرا  
 مکن دھار دھند میں سلطان حیرے پہنچے      آغز ماں میں مہدی بھی لہرو آئی حیرا  
 تھم چھوڑوں گے ہوں گے سلام دہم      آواں پڑے گا حیرا ہر اک بدل حیرا  
 نصیر لئی یہ ساری نذر زبور کا ہے      اے گا حیرا نگہاں وہ ذوالجلال حیرا

(زبد الملوک لہر ۴۴)

(۳)

اللہ اللہ حضور کی باتیں      میں رب ظہور کی باتیں  
 چند لفظوں میں بند سمجھ رہی      میرے آقا حضور کی باتیں  
 ان کی خدمت میں جب پہنچے تھے      ہوتی ہوں گی سرور کی باتیں  
 جو بھی پہنچا ہے ہاتھ لگے ہوں تک      اس کو سوچیں حضور کی باتیں  
 ان کے کدے کے جو کدے کھائے پا      اس نے تکیں میں سرور کی باتیں  
 ان کی نظروں سے پاتا ہوں گے      ہم شراب طہور کی باتیں  
 ان کی نصیحتیں ہیں سب کتابوں میں      پڑھ کے دیکھو زبور کی باتیں  
 بادشاہوں نے سر جھکا یا ہے      ان کو بھولیں غرور کی باتیں  
 ان کی رحمت غلاپ ہمارا ہے      اب نہ چھوڑو حضور کی باتیں  
 ہم کلائی میں قاضی ان سے      چپ سے کر لے غرور کی باتیں

(۴)

جو بھی ان کے کار ہوئے ہیں      دہریہ تا ہمارے ہوئے ہیں

نین کو جوتی ہے جاس و دشمن کی      رات دن بے قرار ہوتے ہیں  
 کونے جاناں سے چپ لہم آئے      دن خواں کے بہار ہوتے ہیں  
 خالی دامن پہ کوئی ست جانا      ہم بھی اُن کے شمار ہوتے ہیں  
 ہمارا دی فقر کا سر ما پہ      یوں تو عاشق ہزار ہوتے ہیں  
 ہم مریعوں کی بات مست پوچھو      ہم بڑے مالدار ہوتے ہیں  
 اُن کے در سے جوتا کتی چلنے      لامکاں کے سوار ہوتے ہیں

(۵)

معطلی رب کی ذات محمد قاسم ہیں      نین ہے خیرات محمد قاسم ہیں  
 اُن کو اُن کے رب نے نکل بخارا کیا      نکل عالم غلام محمد قاسم ہیں  
 مشرق مغرب سب کے سامناں ہوئے      ماضی استقبال بھی کے عالم ہیں  
 آگے دور پر جا کر استغفار کرو      سب ہیں کے معذور محمد قاسم ہیں  
 عرش سے اعلیٰ خاک تمہارے قدموں کی      سب تقدی سرکار تمہارے خادم ہیں  
 اُن کی خاطر پہلے بزم جہان بھی      آخر میں مہمان محمد قاسم ہیں  
 کرم تمام ہر سہل پہاں کا بے حد ہے      اس پر دن بھر رات ترانے لازم ہیں

(۶)

شاہوں کی عداوت ہے راہوں کو سداوہ      حکمران کو ہر باب چہ در باب بنیادوہ  
 ظلم کو حوروں کو فرشتوں کو ہداوہ      افلاک میں اقلیت کے مریضوں کو شفاوہ  
 جبریل کو قسمت سے طاعن الہی      محبوب کو محبوب سے اس رات طاوہ  
 شہد مری کھ پا کے لیے عرش لے لوے      جہاں نکل کھ پا ہے دلہنیا قبلہ بناوہ  
 سورج کو نئے لفظی طواع میرے کرم سے      دانیل کے عجوبہ بے انور سے بناوہ

باقی جو فضیلت کے ہیں معیار و معیار دو  
یا رب کبھی محبوب کا جلوہ ہی دکھا دو  
جس سے وہ ہائیں تو وہی تخت بچھا دو  
الٹا کہ چاک گنبد حضرت ہی دکھا دو

معیار فضیلت کا ہے اک ذات محمد  
انجیل میں کرتے ہیں دعا حضرت معین  
ہے تختہ طہاری میں طہ برد و سرا کی  
ہم قاتی کہتے ہیں فرشتوں سے فر سے

(۷)

اے عرشِ برہی تجھ کو یہ تاج مہارک ہو  
اُس سہرا قصی کو بھی آج مہارک ہو  
اُمت کے نمازی کو سراج مہارک ہو  
تو لاک لٹا دلا سراج مہارک ہو  
بٹکے ہوئے راہی کو منہاج مہارک ہو  
اُمت کے گناہگاروں کی آج مہارک ہو  
قاسم کے غلاموں کو اعزاز مہارک ہو

سرکارِ دو عالم کو سراج مہارک ہو  
آقا کی کلاست میں نہیں لے سٹیں ہاتھیں  
اُمت کو نہیں ہو لے چلے میں خازانی  
جنت بھی خدا اُن پر حمد یہی بھی خدا اُن پر  
ظلمات کے باسی کو اک نور دیا تو نے  
حضرت میں ہمیں آقا محمد میں کرتا  
قاسم کی قادی میں ہم قاتی کہلاتے

(۸)

وہ حسن حیرانِ شامِ اٹھ  
محمد اٹھ محمد اٹھ  
ان شامِ اٹھ ان شامِ اٹھ  
والہ ہاٹھ والہ ہاٹھ  
خوارک اٹھ خوارک اٹھ  
ٹھ ٹھ ٹھ ٹھ ٹھ  
ٹھ ٹھ ٹھ ٹھ ٹھ

یہ گن میری سبحان اٹھ  
ہم اُن کی گلی میں آٹھ  
مٹائی کی جنتِ صالحہ میرے  
اُس ہر کے سوا کوئی اور نہیں  
احسان کا بدلہ ہم کیا دیں  
سرکارِ کرم فرما دیجیے  
ہے قاتی اُن کا مدح سرا

(۹)

اللہ کو ماننے کی تدبیر اسے سوچھی  
اس اسمِ محمد کی تصویر اسے سوچھی  
جس سورہ کوثر کی تفسیر اسے سوچھی  
اعلاقِ غلو کی تصویر اسے سوچھی  
کوئین کے والی کی تصویر اسے سوچھی  
جس جگہ جو مشکل پر شمشیر اسے سوچھی  
اس نامِ مقدس کی تصویر اسے سوچھی

سرکارِ دو عالم کی تصویر اسے سوچھی  
جس نے بھی محمد کی قرین میں مدد دی  
ہر صلیبِ کمال ان کا چپ چاپ ہے بھلا  
افلاطون ارسطو بھی سرِ قلم چکے اپنا  
اللہ کو پالنے کے اسرار کھلے اس پر  
دلِ راحت و رندوں کے جو ہار پڑتا ہے  
جب قاتلی پر جب نے اللہ اب کرم کو ملے

(۱۰)

بہائے انہوں نے جہاں کیسے کیسے  
سند راٹھے بے کراں کیسے کیسے  
میاں کیسے کیسے کہاں کیسے کیسے  
یہاں کیسے کیسے وہاں کیسے کیسے  
کے فیض تو نے رواں کیسے کیسے  
محمد کے مدحت کہاں کیسے کیسے  
نوازے مجھے باتوں کیسے کیسے

حیرے دوسے غلے جہاں کیسے کیسے  
ایو بکر "قاروق" "حان" "میدر"  
بہائے مجھے علم و حکمت کے دریا  
ہی نگرد عالم میں حیرے کرم کے  
ہی قادری ہی ہی شہید ہی  
حیری دشمنوں نے بھی تعریف کر دی  
ہو ا کا کتنی چ کرم صہاں کا

(۱۱)

ثناء زمین کو ان کا مہمان کر دیا ہے  
مادِ عرب نے آ کر تاجان کر دیا ہے  
انسان کو تو نے آ کر انسان کر دیا ہے

خالق نے مومنوں پر احسان کر دیا ہے  
دنیا میں چار سو تھا چھاپا ہوا اندھیرا  
انسان کو جنسِ حق انسانیت بھر

کھڑے دروں کو تم نے تیرا ان کر دیا ہے  
 صحرانوردیوں کو سلطان کر دیا ہے  
 اُس بے نیاز نے دو سناہی کر دیا ہے  
 بجلی ٹکڑے تم نے آسانی کر دیا ہے  
 سر کو اٹانے والا شیطان کر دیا ہے  
 حاصی کے آنسوؤں کو طوفان کر دیا ہے

اسرا تم نے کھولے ابہا تم نے توڑے  
 اڑے چنے چنے ٹکڑے چنے ہیں گوہر  
 اُکر حبیب سے جو خالی ہوا گشتاں  
 حلق و خرو کی تھپیاں سلجھیں زلفی سے  
 چٹختے ففتیں ہیں کسے میں عفتیں ہیں  
 یہ قاتلی پہ کامل احسانا کبریا ہے

(۱۲)

میں مر جاؤں نہیں سے دعا کرتے کرتے  
 ذرا م آ گیا ہے اُجا کرتے کرتے  
 خدا کو تمہاری ثناء کرتے کرتے  
 یہ جھٹتا نہیں ہے عطا کرتے کرتے  
 سنی کر دیا ہے سنا کرتے کرتے  
 جھگڑا رہے ہیں صدا کرتے کرتے  
 زمانہ ہوا ہے لٹا کرتے کرتے

نکاحی فیروز الوری کرتے کرتے  
 کھڑے ہیں وہ پاؤں پامت کی خاطر  
 خدا جانے کتنا زمانہ ہوا ہے  
 سنی ایسا کوئی دوجا لم میں کب ہے  
 سنی میں تمہاری عادت پہ قرباں  
 تمہیں چھوڑ کر جو کہیں بھی گئے ہیں  
 تمہیں دیکھ لوں تو نمازیں ادا ہوں

(۱۳)

اُس نے فردوس میں واقعہ جگہ پائی ہے  
 اُس کو اک ذات محمدی نظر آئی ہے  
 اُن کے دربار چلے آکا بہار آئی ہے  
 رب نے محبوب کے کوپے کی قسم کھائی ہے  
 مسیح مہمان سے دست کی کٹائی چھائی ہے

جس کی سرکار کے کوپے سے شامائی ہے  
 جس کی بھی نامک حقی دنیا میں سکوں کی دولت  
 کب سے دیر اسے مغرب میں بھگتے والو  
 سب قواط کی عظمت کی قسم کھاتے ہیں  
 اپنی زلفوں کو سر شام سوارا ہو گا

خس و سحاب کہاں انکا چمک والے تھے      مس محبوب کے جلوں سے ضیاء پائی ہے  
جرم خلقی کا انجام ڈرا کا تھی تھیں      رب کے دربار سے جنت کی سزا پائی ہے

(۱۳)

نبی کا نبی کا سر رکھیں نہیں ہے کھیں نہیں ہے  
ظہر نکل نہیں ہے انکی میں نہیں ہے میں نہیں ہے

جنہوں نے دیکھا حال ان کا وہاں کے عیار ظہر سے  
وہاں لے پایا جہاں ان سے ملتا ہے پس بڑا جہاں ہے

میرا دھرم عظیم تر ہے سنا کا عالم عجب تر ہے  
بغیر کلام الہ کے نبی کے لب پر نہیں نہیں ہے

انہی کی خاطر تک بنے ہیں انہی کی خاطر طبعی ہے ہیں  
انہی کے صوفے وہاں ہیں انہی کے صوفے سے بنے ہیں ہے

نبی کا درہی خدا کا در ہے ولی کا سید خدا کا گھر ہے  
بیاد والے ہیں ازب سوا بدھ بھی جاگی خدا ہیں ہے

تھا ہے حیرتی نہیں بھلا کسی کے بس میں نہ کا تھی تھا  
وہ درہی عظیم تر ہے جلی جہاں پہ حیرتی نہیں ہے

(۱۵)

ہم ان کی مناجات صبح شام کریں گے      رو کے گا زانو سر عام کریں گے  
ہم ان کی مناجات پہد کھتے ہیں ہر روز      وہاں لگا ہوں سے سبکی کام کریں گے  
ہم ان کی مناجات کے سوا کچھ بھی نہ ہو گا      جس میں حیرتی یاد کو ارجام کریں گے  
اک بار میں بھی اتنی بڑھیر سے ہی کرے      ہم حیرتی امانت کو ترے نام کریں گے  
سرکار کے ظہر کے ناموں کی خاطر      ہم طواری بکر جان کو عظام کریں گے



جہان کے تھاموں کی سیاحی و فکر کو  
وہ کس لیے طم کر دئی ایاں کریں گے  
پک جانے کوئی قاتل کو پے میں نیے کے  
دیکھنے کا زمانہ وہ انجام کریں گے

(۱۶)

ہم پاک نیکی یادوں کو چنے میں بھایا کرتے ہیں  
جب پار کی باتیں ہوتی ہیں تو کھٹک اٹھایا کرتے ہیں

وہ خود میلا دھاتے تھے ہر جھ کو روز اور کتے تھے

ہم اس لیے سرور عالم کا میلا دھایا کرتے ہیں

کھٹا ہے بخاری کے اندر ضلالت خدا کا یہ سخی  
وہ ان کی شان خوانی کے لیے محفل کو بھایا کرتے ہیں

بولہب نے بھی جس ناغلی سے ان کا میلا دھایا تھا  
اب تک اس ناغلی سے اس کو کچھ آب پلایا کرتے ہیں

آقا کی مدینے آمد پر اک نعت چڑھی تھی بچوں نے  
ہم اس لیے ان کی شان خوانی بچوں کو سکھایا کرتے ہیں

آجیں میں صبا پہ کرتے تھے سرکار کی صورت کی باتیں  
ہم سیرت صورت دونوں کو آجیں میں مایا کرتے ہیں

رب کے اصنافوں کے بدلے میں شکر بھایا واجب ہے  
ان کے میلا دھکی صورت میں ہم شکر بھایا کرتے ہیں

چھ جاتی اہل اہل کا خوب وضاحت کرتے ہیں  
میلا دھکی محفل میں جا کر وہ لطف اٹھایا کرتے ہیں

ایمان غلام رسول کا ہے مغفور ہوئے اللہ واللہ  
جو لوگ جہت سے آٹکا میلا دھنچکا کرتے ہیں

(۱۷)

صحن اول نے مالک سہائی حضور کی	صورت بھالی ذات بٹائی حضور کی
صورت منہوں لے لی میں برائی حضور کی	جلوسے خدا کے اگلے دل میں مست مجھے
عرش بریں سے لوقی چٹائی حضور کی	دائرہ کھلا درپ کا حجرہ حضور کا
جس نے یہاں پستان گھٹائی حضور کی	روزِ مشرودہ دوست گھٹائی ہی جانے کا
جس نے کسی کو بات بٹائی حضور کی	اتنی صمیم بات تو کوئی نہ کر سکا
غیرہ جرنے دی ہے گواہی حضور کی	دونوں جہاں میں آٹکا کھ پڑھا گیا
جس نے وہاں پست سٹائی حضور کی	اس پر قہر کی منزل آسان کیوں نہ ہوگی

(۱۸)

قہام جاری ہے قہام حیرا	کرم ہے حیرا لا نام حیرا
خدا ہے مصلیٰ تو تم ہو قہام ہے آپ داد نام حیرا	
خدا نے قہر کو قہام بختا	خدا ہی جانے قہام حیرا
خدا بھی حیرا کھ بھی حیرے	دزد و حیرا سلام حیرا
بھی آفر ز مان تم ہو	ختم نہ ہو گا قہام حیرا
وہاں پہ چاری رہے پیشہ	زبان حیرتی قہام حیرا
حیرتی جھلک کو رسول اکرم	ترس رہا ہے قہام حیرا

(۱۹)

ماہ دنی جدمر کو جاتے ہیں  
 جان ہر شے میں پڑتی جاتی ہے  
 دم کرتے ہیں رحمت عالم  
 ہیں تو ساقی یہاں ہزاروں ہیں  
 اپنے ہاتھوں سے کچھ کھاتے تھے  
 جب ہماری کوئی نہیں ملتا  
 میں تو کرتا ہوں اس بھروسے پر  
 کاشکی وہ بھگ نہیں سکتا  
 رنگداہن میں بہرتے جاتے ہیں  
 وہ لگا ہیں جدمر اٹھاتے ہیں  
 جب انھیں بے نوا جاتے ہیں  
 پر فکر سے ذی چاتے ہیں  
 ہم تو صدق انجی کا کھاتے ہیں  
 حال دل آپ کو بتاتے ہیں  
 وہ اٹھانے ضرور آتے ہیں  
 وہ جسے راہ پر جلاتے ہیں

(۲۰)

تھم و زدمیرے لیے ہے کار ہے  
 میں بھروسہ میں پھنس گیا میرے ہی  
 یا رسول اللہ سہارا دیجیے  
 وہ جہاں دلوں سے مت سکتا نہیں  
 جو وسیلہ مانا ہے آپ کا  
 ہیں فلاسوں کے لیے لوح و قلم  
 کاشکی ضرور رسالت کا لگا  
 اک تیری نظیر کرم و کار ہے  
 تم فکر کرو تو تیرا پار ہے  
 تیرا دنیا میں کئی دربار ہے  
 جو غلام سے ابرار ہے  
 آگ بھی باس کے لیے گزر ہے  
 میرا آکا بھروسہ کا پار ہے  
 وہ ہماری لوح کا سالار ہے

(۲۱)

دلمیر میرے آنے سے گلشن میں بہا رآئی  
 یوسف نے حسن چاہا موسیٰ نے کھیمائی  
 پہلوں میں جدمر کئی کیوں میں بند بانی  
 پائی ہے میرے دور سے جیبتی نے سیمائی

ب پاک محمد کا ترپاتی ہے

میر سے کہیں بڑھ کر خوشبو ہے پیسے کی

نٹائی

سمران میر کی میر سے قدموں سے

سمران تھہری ہے مرثوں سے پرے جانا

کھاسائی

بجے تو بھلے بجے دنیا مجھے سودا کی  
تھجائی میں گھٹل ہے گھٹل میں ہے تھجائی  
کیا خاک کھج داری کس کام کی دانائی  
پر نصیبی لوگوں میں ہے فرمائی  
جس در پہ فقیروں کو ملتی ہے پتہ یرائی

اک جام پلا ساقی سرمست بنا مجھ کو  
جسم بدن سے سری جہاں ہے تار جڑی تم سے  
جب تک نہ بنے کوئی دیو اندھ کا  
ہر بات تھاری ہے لاریب کھراقاتی  
میں نہ کا کھاتی ہو کل تو بھی اسی در پر

(۲۲)

بکھی تو آنے کا آنے والا  
رہے سلامت بلانے والا  
وہی ہے بگڑی بنانے والا  
جہاں بھر میں سنانے والا  
گرم کے در پہ بھانے والا  
وہی ہے رب سے ملانے والا  
وہی ہے غمزدہ سنانے والا  
گدا کے لڑے اٹھانے والا  
فراخ دل ہے پلانے والا

دلوں کی دنیا بنانے والا  
دینے ہم بھی بھلیں کے کاکھن  
وہی فقیروں کا چارہ گر ہے  
دھینے جا کر سا گیا ہے  
کریم رب کا کریم بندہ  
مزید راہ وصل نہیں ہے  
ڈرار بدخبریاں ہیں ہر سو  
جہاں میں ایمانلی کہاں ہے  
ہے قاتلی بے حساب سے کل

(۲۳)

سکون قلب ہے نام محمد ﷺ  
 حیر سے دور کی تعمیر بادشاہی  
 ہائے جان ہے نام محمد ﷺ  
 رکھیں خاص ہے نام محمد ﷺ  
 قیام لیل ہے نام محمد ﷺ  
 ہے سچ دلہراں حاجت روائی  
 خدا کی بات ہے ہر احاس کی  
 یہاں جہنم میں جنت نہیں ہے  
 انھیں ہر دم ترقی مل رہی ہے  
 خدا نے قاضی کتبہ بکڑ کر  
 میرا نام اللہ نام اللہ محمد ﷺ

(۲۴)

گھڑی بنائے والے سائیں دینے والے  
 تحقیق تیری ازل درجہ بھی تیرا ازل  
 آنکھیں نہالے والے سائیں دینے والے  
 دل میں مانے والے سائیں دینے والے  
 دل سے ملنے والے سائیں دینے والے  
 رب کی خبر بھی تم ہو رب کا پتہ بھی تم ہو  
 ہم کو بتانے والے سائیں دینے والے  
 قرآن بھی تمہارا اسلام بھی تمہارا  
 آکر لکھنے والے سائیں دینے والے  
 اظہ کے خزانے سب ہیں تیرے حوالے  
 ظاہر ہر ایک فردہ ظاہر ہے عجیب  
 ظاہر گھمرا لے والے سائیں دینے والے  
 ہم کو چھپانے والے سائیں دینے والے  
 سب کو نبھانے والے سائیں دینے والے  
 تیری سبز سبز چادر ملک یمن سے آئی  
 ہو کر کم کا اک اشارہ کہ ہے قاضی تمہارا

(۲۵)

میں مجرم غلط پر غلط کرنے والا  
 وہ رحمت عطا پر عطا کرنے والا  
 وہ جیسا ہے معطلی تو دیر باقی قاسم  
 جہاں کے جہاں بھی دیا کرنے والا

عزائ کو بہاروں میں تبدیل کر دے  
 بکرم مکر و طعن مکر کی بجائے کیوں نہ پالے  
 دو عالم ثناء کر رہے ہیں خدا کی  
 تو خواہ اس سے آگے تو کیوں نہ گئے  
 کبھی دشمنوں پر بھی لعنت نہ بھیجی  
 بھلا جام کوڑ سے کب عطیہ ہو  
 رنجی کا آئی آن کی کھاتے کئے جا

وہ کرمس کو رخصت بنا کر نے والا  
 اولیٰ حب سے بھی دعا کر نے والا  
 خدا ہے تمہاری ثناء کر نے والا  
 حیران نام عن کر دیا کر نے والا  
 بڑے حق سے دعا کر نے والا  
 حیران اٹھیں سے دعا کر نے والا  
 بڑے تو بڑے بڑے کر نے والا

(۲۶)

جہان رنگ و بو میں کوئی آن جیسا نہیں ہوگا  
 کہیں قرآن میں نہ ہو کہیں پر نہیں نورانی  
 نبی کی شان کے منکر تھے جھکا ہڈ سے گامی  
 جسے حیران ہوں گے مگر یہودی کی نصرت کی  
 انہیں میں دھندلے ہیں گام سر بلند ہوں ہیں  
 بدو و حشر تھے ہی انہیں پہچان نہیں گئے ہم  
 نہیں ہے کاشی ایسا کوئی تو نہ دیر ماہ

ذی الطہاک میں ہوگا نہ بر طرفیٰ ذ میں ہوگا  
 کہیں نہ ج آ عالم ہوگا کہیں نور میں ہوگا  
 حشر میں تم بھی ہاڑ گے یہ عاصی بھی وہی ہوگا  
 کہ جب آؤ پجرا بھی ترے زپہ نہیں ہوگا  
 لکھی مضطرب ہوں گی مگر دل کو نہیں ہوگا  
 سراپا صحنہ بزدانی جا راعہ نہیں ہوگا  
 نبی کے عشق کا لڑو اگر دل میں نہیں ہوگا

(۲۷)

شروع سے پوری امت کا ہے نعرہ یا رسول اللہ ﷺ بڑی حقیقت سے ہم نے پکارا یا رسول اللہ ﷺ  
 صحیح مسلم میں لکھا ہے صحابہ نے لکھا یا محمد ﷺ مدینہ کے گلی کوچوں میں نعرہ یا رسول اللہ ﷺ  
 پاؤں جب سن ہو اچھی عمر کا دور طبع سے مدد کے واسطے اس نے پکارا یا رسول اللہ ﷺ

در اچھے کتابوں میں فوج الکلام کا قصہ بہر افکر صحابہ کا پکارا یا رسول اللہ ﷺ  
 زمیں سنبھلی ہوئی ان کے آگے ہاتھ کی مانند انہیں بچکان ہے کس نے پکارا یا رسول اللہ ﷺ  
 قسم اللہ کی آقا و پیغمبر رہے ہوں گے در اعلیٰ کر لگا دو تم بھی ضرور یا رسول اللہ ﷺ  
 قلعہ صحت جانتی ہو گی اسی کی دیکھ لینا تم سحر کے روڑ بھی جس نے پکارا یا رسول اللہ ﷺ

(۲۸)

قرآن میں جان پروردگار ہے کہ میرے لیے چہارا دارا و دعا ہے  
 میری دہ سے ماما میرے صحابیوں کو ظاہر حیرانگرا خدا دل کا قرار ہے  
 مہمانی کے صحت صدیق پیش قرآن اک لاڈلا ہے حیران اک بار قرار ہے  
 کوئی پادشاہ نہیں کوئی کھانڈا ہے مگر سب کا ادب کرے جو عدنی کا دار ہے  
 نعرہ جیوری پر ایمان ہے طارا پہلے مگر حیران حق چار بار ہے  
 تیری خاطر ہے اپنی تیری عاتق ہے ذرا اک تیرے تین کا گھڑا اک دانہ دار ہے  
 تیری لگی کے سنگ چہان و بکر خدا ہے میری فکر کا سرمد اس کا شمار ہے  
 سہا ادب کرے ہیں دوسے محسوس کے جھوٹے فریبوں پر لعنت بڑا ہے  
 سوا ادب نکھائے سہا ادب نہ نکھائے اسے تکی ادب میں جڑا ہی دار ہے

(۲۹) خطوں کے بغیر

اس درد لا دوا کی کوئی دوا کرو آ کر رسول اکرم درماں خطا کرو  
 مولا جان دکھائے وہ لہا سہاگائے محمد وہ ہوں کرم کے سائے دعا کرو  
 سائل ہیں چہا سائل ہی غم کے سائلے سونے کرم کو ناہر دوسرا کرو  
 ہر گداگری ہے اللہ کے گداؤ وہ لاڈلا ہے اس کا اس سے کہا کرو

مل کر ملک مانگ ہر دم درد دلائے  
مگر گمراہی مل کو خرد نہا کر د  
مرکار کے نکاحی اعضاء سار سے عاری  
اے مسکروں! زام حد سے ہوا کر د  
آگے ہر دو عالم دے کر کہا گدا سے  
آگے کو سوا کی کل کر صدا کر د

☆ --- ☆ ☆ --- ☆

## الشقاء

### بجمال المصطفیٰ علیہ اقیۃ والشقاء

بامعنی مطلق عالم جان جاں  
صاحب لواک سز کن نکاں  
بہر حاجت ہائے عالم شد و مول  
تو بہ آدم طیل او قہول  
رمحہ للطمس فرج الحویں  
بر کہا غر با فنیج الہ نہیں  
مندی رنگ سر بڑا قہ مستدل  
بر سر محفل بلند ی مسئل  
گیسوئے خوار کالے اور گھلے  
کھیل کر کٹانوں کو پھر لیتے بھی  
کھائی قرآن نے قسم والیں کی  
کھانے کی تو کے برابر تھے ہنے  
اہل و عیال میں کدھے دستچ  
سید کدھے بازوؤں پر بال بھی  
سیرہ دلا سے لے کر ناف تک  
بدن اقصیٰ پہ نہ تھے کھڑے سے ہال  
چہرہ اقدس نہ لہا قناد کول  
کالی آنکھیں جھڑتی آبدار  
صحن و عوفی سے حنن ہال ہال  
داغی کہہ کر پڑا قرآن بول  
مرغ اور سے آگہ میں پائیں صفا



ابرو سے خم دار گھان دھوا  
 خوب پیشانی کھٹا دو یار کی  
 خاک ناکل تھی بلندی کی طرف  
 صاف چلے کوٹھی ہوا رکال  
 دانت پٹکے آب دار دیا فصل  
 پر کریں سید کھنٹی داڑھی کے بال  
 مورقی گردن سہارک پر فدا  
 تھی میاں سیر لوت پلٹ سے  
 معطل ہر عضو ہے پر کوشہ ہے  
 لہی نکائی اٹھیاں چاک دراز  
 جوڑ کی ہڈیاں بڑی مضبوط  
 مسکراتا میری عادت تھی سدا  
 یا اتھی از غلبہ حسن او  
 رجم کن پر حال زار مسترد

یا سحی الصلوٰۃ والسلام

یا سحی الصلوٰۃ والسلام

یا شغائی الصلوٰۃ والسلام

یا شغی الصلوٰۃ والسلام

## اندازِ بلی

بہضور عاشقِ مصطفیٰ علی محمدؐ و علیہ التحیۃ و السلام

دیا سے چلے جب سے دو فریشتان گئے  
 قسمت کے منکدر کوٹے عراب میں آکا  
 جیسے ہی مدینے کی وہ دلخیز پہ آیا  
 مسجد میں تو جگرات میں ہا ہا کے حلائی  
 ہر سمت مدینے میں تھا کھرام سا برپا  
 بے ہوش ہوا اگر کے دو دربارِ نبوی میں  
 لوگوں نے کہا یا نبیؐ تارہ کراؤ  
 کہتا ہے مجھے صاف رکھو اہل مدینہ  
 تھا سامنے آذان میں سرکار کا چہرہ  
 محبین سے لوگوں نے سادش جو کرائی  
 کہتے تھے کہ چچا ہمیں آذان سنائیے  
 لبیک میری مالکِ دنیا کے بنے  
 نورانی بال اٹھے مجھے جانے آذان پر  
 مہرِ حجاب وہ جی گھڑی دینے کے قائل  
 بلال جی مدینے سے چلے شام گئے  
 اک بار مدینے میں ہمیں آن کے مل جا  
 ہر سمت ہوا شور مدینے میں بلال آیا  
 سرکارؐ کا خرہ ترہن یا رکاب چا سا  
 آکا کی وہ جب قہر پہ سرا اہل کے دریا  
 یا راہِ نبیؐ پاس تھے سرکارِ نبیؐ میں  
 اک بار ذرا ابھر سے وہ آذان سناؤ  
 میرا یہ تہیہ ہے کہ آذان پڑھوں نہ  
 اب کون دکھائے گا میرے یا رکاب چہرہ  
 عثمان کی اس بات سے امید برآئی  
 بلال سوزِ بلی سے مدینے کو سما گئے  
 لبیک علیؐ حیدرِ کرا کے بنے  
 آذان شروع کر دی کھڑے ہو کے وہاں پر  
 بہت تھا ہر اک شخص کا سیدہ و جگر دل

بڑھتی ہوئی آگے کو آواز اپنی جانی  
 پہنچا جو رسالت کی گواہی پر موزون  
 ہر لفظ میں اک آگ نئی خطر مراثی  
 گنتا تھا کہ نصرت ہوئے سرکار مای جان  
 ہر سمت تھا بچا سر چا آواز نکلاں سے  
 یار اپن عمر نے جو انداز نکلائے  
 اے کاش مسلمان اسی ٹک پہ جائے

☆ --- ☆ --- ☆

## پنجابی نعیتیں

(۱)

میں ہو رہے توڑاں نکھ مای  
 دانتھس ہے چروہ نورانی  
 میری دیہ آساں توں نکھ مای  
 دانتھس ڈلف ہے قرآنی  
 میری باجھانہاں توں کوہ بھٹی  
 چھری باجھانہاں توں کوہ بھٹی  
 میری دیہ آساں توں نکھ مای  
 مٹی آج دھنڈی دیکھ بھٹی  
 میری دیہ آساں توں نکھ مای  
 میں تو کرین ہاں مای دی  
 میری دیہ آساں توں نکھ مای  
 میرا زجا آپ بند کیا  
 میری دیہ آساں توں نکھ مای  
 دلہا اور غلاماں تھیں ہاندا  
 میری دیہ آساں توں نکھ مای  
 میں ہو رہے توڑاں نکھ مای  
 دانتھس ہے چروہ نورانی  
 مازا غ قادی آ نکھ مای  
 ہک نگر جہاں دے دل بھٹی  
 مجھے جام چا دا نکھ مای  
 تھن دساں ای تے دس بھٹاں  
 آج سادون پا پا نکھ مای  
 کوئی فرض نہ دولت شاہی دی  
 میںوں بدیاں دے دھنڈ نکھ مای  
 رب آپ صییب بند کیا  
 شیطان مریدا نکھ مای  
 کھری عشق پہاڑ تھیں ہاندا  
 ایہ آتش جامدی نکھ مای

یا قاتلی توں چا کول ھا  
نہیں رہی نہ ہو نہ اوکھ مائی

یا قاتلی توں چا کول ھا  
نہیں رہی نہ ہو نہ اوکھ مائی

(۲)

کالی ڈلف دے بچ کڈل توں  
میری نالی محمد یاری  
کالی ڈلف دے بچ کڈل توں  
میرا ڈھول دے پنے والا  
کالی ڈلف دے بچ کڈل توں  
کیا عرش تے جہد اتوا  
کالی ڈلف دے بچ کڈل توں  
کدی اپنا بھید نہ سدا  
کالی ڈلف دے بچ کڈل توں  
جنیں اپنا آپ بنا یا  
کالی ڈلف دے بچ کڈل توں  
یا تر سدا ای گل لا پا  
کالی ڈلف دے بچ کڈل توں

ہاواں صدے صوبے ازل توں  
چندی نیماں تے سرداری  
قربان میں خاص فضل توں  
چوہے نو رکج اچالا  
قاران تے اجد جیل توں  
بر حسن آسے دا جلوہ  
مازاغ دے نہیں کھل توں  
میری لوں لوں دے دج سدا  
ہر چیز دے نور اصل توں  
اُس یار لوں مائے پانا  
اُس مظہر ذاتِ فکل توں  
ہیں قاتلی دے دل آچا  
میں داری وقت وصل توں

(۳)

سید خاں چلر بدایا  
گھدیاں مہدیاں چنے لاکے  
سید خاں چلر بدایا  
انکھاں کول شراب مہورائے

ایک اکرم کر بدایا  
بدصلاں دا بھارا چاکے  
گلیاں توڑ سمجھدایا  
چروہیں تھن دا نورائے

سید فخر چل رہا ۱۱	دکھرے جام چل رہا ۱۱
خو رہاں تاں نور سچا ہے	عشق فرخ دا نور تو آ ہے
سید فخر چل رہا ۱۱	نور دی آ ہے رہا ۱۱
نہاں تیریاں ہوشاں کھیاں	یاداں تیریاں دل وجہ دیاں
سید فخر چل رہا ۱۱	سحرے وار کر رہا ۱۱
رحمت وسوی وجہ سرگودے	دکھے سارے سوہنے کوکھے
سید فخر چل رہا ۱۱	قہاں قہاں فیض دہ رہا ۱۱
خودے تینوں کیے مگر بھاناں	کوئی کلام رسول نہاں
سید فخر چل رہا ۱۱	فخشاں نال پلیدہ ۱۱

(۳)

خبریاں نوں در بار عائی دکھاو	کدی میرے آقا مدھ جیہا دور
کدی دانگنی والا چروا دکھاو	جیری ویہ ہودے میری صید ہودے
چہک دار عا جی نوں گل نال لاو	میری جان لے لو میرا مال لے لو
گدا گر لائیں نوں گل نال لاو	مدھ جیہا دے شاہا حیرا بھاگ ساوا
ہلک سارے عالمہ جے سوہنے لاو	کوئی میرے آقا دے دنگا نہ ہو
درداں سلا ماں دی ہارن ساو	الٹی مدھ جیہا دے در بار داعم
ڈرا کا تھی توں دی کم دا بٹاو	کرم میرے آقا جی میرا ہائی

(۵)

جس دی پہچاں کولوں صد اسوائی محمدی	پائی نور دی صورت خدا سوائی محمدی
خدا کروا بچاں ہر اک ادا سوائی محمدی	ترا آویں ترا ہاویں ترا نکھیں ترا دیکھیں

نکب سوہنے نی سوہنے دلی سوہنے بھی سوہنے مگر صورت بخ سیرت جدا سوہنی محمدی  
قرآنی سورتاں احد ہے مگر غفلتے قدر ہے سادہی و عبادیاں دلی براسوہنی محمدی

خدا فرما دیا سوہنے نی لوگاں لوگاں تو فرما  
رسولان ساریاں مگردن نی آغوشاں آئے  
بڑی اطہر بڑی اکمل بڑی احسن بڑی اجمل  
خدا اسٹلی پہنہ کر دا خدا سوہنی محمدی  
شریعت دی عکرا نی سدا سوہنی محمدی  
کدی ساتوں دکھا صورت خدا سوہنی محمدی

(۶)

چلے اٹھاں دے جداں ملہرا دے  
جس زمیں تے ملہرے آقا میرے  
اٹھ گئے سرکار جس محفل وچوں  
تو کرہ شمع کے بجی دی چال دا  
دیکھاں سوہنے دا دیکھن ناں ہورے  
بولہ دے سرکار تے بلل دے  
منکر اون تے بہاراں اوہناں  
نوری چہرے والیو پر دیکھو  
کاکی توں کی حیرتی اوقات کی  
خالق کو یحیٰ قسماں کھا دے  
عرفی تے گری صدقوے چاندے  
نال اپنے رو لٹاں لے چاندے  
مورا اپنے آپ بچاں چاندے  
سرے نکروں آپ جھک جھکے  
دوسرے نالے دھالاں چاندے  
بارغ مر جھانے بھی جھو جھو چاندے  
غیر دھاناں تے کدی چا آدے  
اوجھے تے عرفی سلائی آدے

(۷)

سوچاں تے مگر ہزار  
آپ نہ آگیا  
ناں کوئی خبر نہ سار  
بہوں شک پئی آں  
دکھ چہ گاہے پھاڑ  
آج دی تھیں آیا دلدار  
علا نہ چلا  
آج دی تھیں آیا دلدار  
اُمر اُسنی گئی آں  
آج دی تھیں آیا دلدار

رات پلے روداں	رات نہ سوناں
آج دی تھیں آیا دلدار	روئے نال و پار
مار کھنڈ کی	کے کھنڈ کی
آج دی تھیں آیا دلدار	سویاں لوں نہ مار
توڑ کھنڈ سے	جس تک لید سے
آج دی تھیں آیا دلدار	آپ چڑھ سے پار
جھری تے کھنڈ کی	میں کھی قوی
آج دی تھیں آیا دلدار	کھنڈوں دی شب وار
بھری تے کھنڈ کی	کاشی زونڈ کی
آج دی تھیں آیا دلدار	انج نہ کھنڈ و سار
آج دی تھیں آیا دلدار	سوچاں تے فکر ہزار

(A)

آج سے ہاتھ سے ہاتھ سے نہیں سرکار مری	جس جگہ تے چاہے نہیں سرکار مری
آج نہ دینے رہے نہیں سرکار مری	دل دیں انکھیاں نال دیندے ہر پاسے
دنیا لوں چکا نہ سے نہیں سرکار مری	رب نے آپ سراج مہربان یا اے
تھاں تھاں نظر آج سے نہیں سرکار مری	ہر بندے دی قبر دے اندر چاہے نہیں
سوچہ کی پے کہہ سے نہیں سرکار مری	اِنَّ هٰذَا وَعْدِي الْاَكْبَرُ پڑھو
شاہد نام سزا دے نہیں سرکار مری	سوچے کھنڈ کے حاضر ہاں کہہ سے آں
سمت مدد ملے نہ سے نہیں سرکار مری	عرض غلام رسول کریم جی دے پے

(B)

یار و والا دلچ اجہاں بیٹے دلچ ہالیا	ادبیاں دالچاں را کدی رب دی نہ لیا
تھک گئے لالے جہاں جانی حیرا بھالیا	سرخوں کھنڈی لوزی ہے جانی حیرا لوز دے

سنانوں نے قلیاں نہیں سنانوں نے سلا دیں گا  
و باخیری دنیا نے ہر سب خیراں نہیں  
عروش دے گئے اور مجھے جڑیاں دی جاہلی  
ہر دی صدیقی دی میں کھڑی توں صدی  
و کچھ اچ و ناچنی کچھ اچیں صدی

سال سے چھپے خاواں اوجھا کے روٹی والیا  
 سانوں حیرے نی دے وہ چھوڑاں نے کھالیا  
 کلیا اُچاٹاں حیرے جھٹی نے پا لیا  
 حیرے اتوں داری آں میں قارو یا ہالیا  
 حیرے کچے قاتی کوں موڑاں جتے چالیا

لگا روگِ عرب دے مائی دا  
 ظلم دا لے دیکھاں ہے کر  
 کوئی جواز میرے مائی دا  
 بھلہ ہے مائی جی طواغیان  
 سب مائی توں کھول کھائی دا  
 دل تے جان تھئی توں ثور دا  
 دودھیا مال کسائی دا  
 بھبھ سوہنا زسدا نا جیسا  
 جھواں تال مٹائی دا  
 نام ظلم رسوا سدا دا  
 میر فقیر توں چائی دا

تے مائی داد دیدار چاہی دا  
 نور مرا پا حسن سے تکر  
 تے مائی داد دیدار چاہی دا  
 جنت حور قسور بر آتاں  
 تے مائی داد دیدار چاہی دا  
 آنکھیاں دین لئی رکھ جھوڑ  
 تے مائی داد دیدار چاہی دا  
 کس جاوے تے وسدا نا تیں  
 تے مائی داد دیدار چاہی دا  
 یوہا جھوڑ کے کتہ غل جاداں  
 تے مائی داد دیدار چاہی دا

0000

انچ ناں کر لاء ہی جھٹسا لیں  
لوگوں دھیں تیرے دی غیر خیر  
کھوار کہ ہے بھوں سوہناں

ہک وار نہ چتے سدھا گئی  
کوئی آوے جاوے سدھا گئی  
ہر وار نہ پتہ نہ دھما گئی



ہے مجرم میرے دی ہمارے  
کے بظہرہ مگر اس جمل جمل کے  
کدی آ ساقوں دیدار کرا  
کہ جمل دکھا جائی توں

پہ کرم میرے ہے ہمارے  
لہدی توں آ کے کڑا ہمارے  
ہماپ دے ہر دون لہ ہمارے  
ہکدا ان چاد سے لہ ہمارے

☆ — ☆ — ☆ — ☆

## صوفیانہ کلام

### آخروں ہانوں میں صوفیانہ کلام

پتھر: سماں دے لامکان دہر سماں ہر کہ را ش تکیں لامکان  
اردو: سامنے آئے حقیقت پتھر پھوڑے اندر یو سو دوزیاں  
عربی: فذلک فی حقیقت العلوین فذلک فی حقیقت العلوین  
پنجابی: پتھر میں ہے حقیقت پتھر پھوڑے اندر یو سو دوزیاں  
فارسی: مال و جان مال دے روئے تو دشمن ما پر وہ دے درمیاں  
سرائیکی: میں کو لہدی ہاں مٹھل میں خدا کوں جد نہ کریں لہدی کے کما ہدی آں  
سندھی: کائی جی شان تھگی شان ساں انھیں کے چکائی پھڑ پھڑ آ توں

Last messenger appeared in paran

Never ending peace be on that dawn.

اردو

تمہاری یاد دہانے کو کوئی بات نہیں

کہیں بھی ہیں دے کو کوئی بات نہیں

جی جی جان لائیں اُدھری ٹھہرا لیں

تو سر ہام نہ آئے تو کوئی بات نہیں

ہر الجھ جی مری جان میرا ایمان بھی

تھہارے نام پہ جانے تو کوئی بات نہیں

تو مجھ سے دُشمن رہے اور میں تجھ سے دُشمن رہوں

اگر یہ جان بھی جائے تو کوئی بات نہیں

انہی کے نام پہ کشتی رواں دواں ہے ہری

سنا رہا تھا نہ آئے تو کوئی بات نہیں

خفا ہوں مجھ سے وہ ایسا بھی خدا نہ کرے

زمانہ روٹھ بھی جائے تو کوئی بات نہیں

بڑا کرم ہے غلام رسول بن کے رہوں

مزید بات نہ آئے تو کوئی بات نہیں

بختیاری

(۱)

بات تھن دی پھیل پھیل کے دل تنگیاں

یاد تیری دھج گئیاں راتاں اور چٹکیاں

ڈکھ مکھ سچاں نال سپیدے داہ کر کے

تھن ہورے ہے نال تے گئیاں نہیں گئیاں

نہر عشق دا داجہ وصل دے نہیں جاندا

ہو رو دا نہ کھانے عشق دیاں جو ڈنگیاں

کرم درو پکے گل نہ چھوڑا سقاں نوں

میں کو بھی تے کھلی میرے تنگ بنگیاں

لنگر جاری عام دے جیتے والے دا

بھنگیاں دے کھانج کھوڑا لے بنگیاں

توہ استغفار کریجے راجہ رے آں

معاذ کرو جو بھنگیاں، بھنگیاں سو بھنگیاں

نام غلام رتول تے قاسم تنگ ساوا

آپ کرم کیتی جی میرے تنگ زلیاں

(۴)

کھانج پڑھیا ایا ر

کھانج پڑھیا ایا ر

الاشو دیا خرابیاں کھا کے

آلہ دوا بھانڈا دلا کے

کھانج پڑھیا ایا ر

ایہ آپ دسار

ہرگز اوٹھے پھر نہ ہو دے

پاندی صحت دل دے ہو دے

کھانج پڑھیا ایا ر

پچھڑا قلب دی تار

آپے سو بھیاں کرم کھاسی

جو بھیاں ایہی ہو دسار

کھانج پڑھیا ایا ر

بھڑ دے سوچ دھار

جنت دے دے بے تنگ بڑیا

کھانج پڑھیا ایا ر

کھانج پڑھیا ایا ر

کہہ دے نہیں سرکار

لوٹا لے تھیاں کڑوا

معدے تال تے ہر کوئی پڑھا

کھانج پڑھیا ایا ر

دل دے تال پکار

کسے کو لوں نہ ہرگز ادا رہا	جس نے لوں مجھ کے چہ صبا
کلہ اچھ چہ صید اچار	کدی نہ آدس ہار
سبیل سہا سب اعلیٰ سہا	دل کلہ پڑھنے دا آسی
کلہ اچھ چہ صید اچار	مرشد دے دربار
ہنر جہاں دے اشخاص ہارے	سوختا ہاں دے کلہ خاں دے
کلہ اچھ چہ صید اچار	کے دی تھوار
ہیں کفرین ذات ہی دی	اس کے دوج نصت ہی دی
کلہ اچھ چہ صید اچار	مت کرنا اچار
چاک ہی نے کلہ دسیا	کرم کلام رسول تے دسیا
کلہ اچھ چہ صید اچار	کلہ شکر سرکار

(۳)

یا دھن دی آئی ستا پارم بھم کوئی تیراں  
اوہ تہن قدر تھاس وصل دوا جس تہن لکھاں پڑاں

ہے کہ بھجات کرم دی پاوڈرتہ فطائل جہاں سے  
ور نہ سائنوں فیض نہ دوجی تھیں کوئیں ہر پڑاں

ہی بھلاں دے بھلائی نہ کیراں ساکھیاں تیراں تیراں  
دھل پٹاں کدی پاٹ نہ رولہ سے نہ بندھوئی بھیراں

واٹ تیری دے حسن ورا دتوں کر ہے بند قربانی  
خاک تیری توں کھول کھائیے سے دا بچے سے میراں

کلہ صید مئی تے جھوہی دوا اس لوں ہار نہ آوے  
اوہ ہے پرد کدی نہ ہوئی ہی جہاں دے میراں

کب ہو ممکن اونچا لیراں لیراں سے ہو نہ شہر کا دے  
عرب دامادی کرم کرے تاں پاٹ پرانے میراں

تک شادی چہ درہر غلی پہنڈ دے سنگت امیراں  
کب قدام رسول دا معنی جا کر لے بھیں فقیراں

☆.....☆ ☆.....☆

### ربا عیادت اور قطعہ جات

یہ کھو پالیا جس نے کہ الخلق عیال ادا  
کسی بھی شے کی خدمت سے وہ آسنا نہیں کرتا  
بھلے کسی بھلے لی بھلے کتا بھلے ۲ لڑ  
خدا ان سب کی خدمت کو کبھی ضائع نہیں کرتا

(۱)

بڑی دور پہنچے بھانکرتے کرتے      انھیں ساتھ پاؤں دلا کرتے کرتے  
ابھی تک انھیں کچھ بھی پروا نہیں تھی      ہی شک گئے تھے خطا کرتے کرتے

(۲)

انزل سے یہ لسانہ بھل رہا ہے      سب سے بڑا بھانڈا بھل رہا ہے  
قبر سے میں نے ہا ہر آ کے دیکھا      میرے بن بھی زمانہ بھل رہا ہے

(۳)

بے نوائی سی نوا کوئی نہیں ہے      جو تو ہے دجا کوئی نہیں ہے  
بھری ہے بزم ارہاب دقا سے      میرا حیرے سوا کوئی نہیں ہے

(۴)

اُس کے مکتوں میں ماحول کے کلام آتے ہیں  
 جو رہا لازم قدمین رسول اکرم ﷺ  
 ابھی مسعود مبارک ہو دقا سطر و شعر کا  
 مرحبا صاحبِ طبعی رسول اکرم ﷺ

(۵)

آپ بے شک آدمی ہیں اُسی آدم آپ ہیں  
 اور دئے تھیں اُولی، لعل آدم آپ ہیں  
 آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں بد جہاں  
 نور انکا اُولیں ہے اصلی آدم آپ ہیں  
 انکم مطلق بخاری میں ہے اور شادی  
 ہاں مگر کھولتے میں مثل آدم آپ ہیں

(۶)

یاد رسول اللہ میرے نام کا کھانے والے  
 چھ کو مصلوب کھتے ہیں خود کو بچا لی  
 چالی و بیسویں دسی اور بھانم  
 نظر خیف طرز لوا لک الاطفال

(۷)

ہو مینا و دیرت یا قرآن سنت  
 مساجد دور سے حرم اور جنت  
 ہر اک شے حیرے گرد ہی گھومتی ہے  
 حیرے اک اُٹارے کی سر ہو جنت  
 رہے قاتل پہ کرم میرے آقا  
 کہ جیسا بھی ہے یہ مگر تیری امت

(۸)

مصر اُگیں ملتیں سلطان باطل بھڑان بھی مدنی  
 حیرتی خاطر بڑا چاہی دنیا کے سلطان بھی مدنی  
 حضرت جیل فرسید ذات حاصل کہ پاتے ہیں  
 آٹھاکن جو جائیں گے بکند ہمان بھی مدنی  
 حیرے پیچے جہانگ بھی منزل منزل جاتے ہیں  
 تو کی قرآن بھی کی تومدنی قرآن بھی مدنی

اکھیاں

کھتے ہیں بدامنگ ہادی را کھتے پاک لہ دیاں اکھیاں

کھتے ہندوستان دی تھی تھک کھتے پاک لہ دیاں اکھیاں

کھینچے شعلہ قند و چراغوں کھینچے پاک نئی دیاں نکھیاں  
کھینچے قاتلی سبک دستان دے کھینچے پاک نئی دیاں نکھیاں

### چہرہ

ہر جنت خدا دیاں نگراں دیکھ سب چہریاں دے سلطان چہرہ  
تھلوں ایہہ دیکھ دھن دے لے اتوں نکھو اے دھن چہرہ  
اوہے قاری بن اصحاب کھنچو اوہ مصحف لے قرآن چہرہ  
گل قاتلی نکھو کی کردا اے ساڈا دین چہرہ ایمان چہرہ

### زلخاں

ناگن نال مثال ہے اوہی نئی پاک دیاں اوہ زلخاں  
جہوں صفت لے دلی چڑھ جاوے جہوں راست کرن سوز لقاں  
کھ مجھوہ نوں دلی دلی جان لقا ہیاں کھل سر بندیاں زلخاں  
تھساں کھان لے بے پروا نوں چار کر چہریاں زلخاں

### تکیاں

شہر کے لے رحمت و سہی جتھے بکریاں چارن تکیاں  
کھوئی مار حرا لے نور مدید کھوئی بد چاؤن تکیاں  
کھوئی جہرا نکل ہاں نوں جہوے کھوئی مرثی لے جاؤن تکیاں  
غلام دھوئی کر چہرہ باڑے ساڈے دھوئے آدھن تکیاں

### ناخن

کھنے اقلی غن واجوڑ سہا نا کھنے پاک نئی دے ناخن  
جہوں مست دنگ اقلی غن توں ناچ نکھوے کھوے ناخن

جیویں جنجلی تاریخ والا ایچ کول قرائے نامن  
جیویں سنگ پاتوت حقیرا ایچ لائے مریدے نامن

☆.....☆.....☆

### صلوٰۃ و سلام

اسے فرشتہ دیتے جا کے میرا عازانہ سلام کہہ دینا

آن پہ لاکھوں درود پڑھ دینا والہا نہ سلام کہہ دینا

جب سوا چہ فریاد پر جانا جالیوں کے قریب مت جانا

سب سے پیچھے گھٹا چلے جانا میرا نہ سلام کہہ دینا

میرے آقا کی شان آملو دونوں عالم کی جان آملو

آن کی شان رفیع و عالی کو موصلا نہ سلام کہہ دینا

آن پہ لاکھوں درود ہوں دائم آن پہ لاکھوں سلام ہوں دائم

میرے بعد رو میرے محسن کو جا دو ان سلام کہہ دینا

ہم سراپا خطا ہیں کرم ہی سوسے سا جن نکلے ہیں نام ہیں

عاصیوں کے خلقِ غفلت کو جا نہ سلام کہہ دینا

آن کے چلو میں یا مٹاؤں کے عمر کا رتی ہیں میرا نکلے

میرے پیارے نبی کے باروں کو دلیرانہ سلام کہہ دینا

کب جا دو میرے نبی ہو گا کوئے جاناں میں قاتلی ہو گا

میرے آقا کے آستانے پر شاکہ نہ سلام کہہ دینا

☆...☆☆...☆



## انتخاب

کائنات ہے عیاں    جہاں کائنات دو جہاں

جہاں کائنات ہے کس    عیاں را ہے عیاں

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

وَأَعِزَّهُمْ كُلَّهُمْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ الْغَالِيَةِ عَلَيْهِ جَنَّةُ الْخَيْرِ

الْقَرْنِ لِلظُّرُوزِ الْيَقِينَةِ

